ہونہار بیٹا

اکبرؔ الہ آبادی

پہلی بات

لوگوں سے مل کر ہمیں خوشی ہوتی ہے۔ ان میں ہمارے دوست، رشتہ دار، پڑوسی اور اساتذہ کے علاوہ وہ لوگ بھی شامل ہیں جن سے ہم کسی نہ کسی طرح متاثر ہوتے ہیں۔ بچے اپنے ماں باپ کو دیکھ کر خوش ہوجاتے ہیں۔ والدین کو بھی اپنے بچوں سے ایک خاص لگاؤ ہوتا ہے۔ اسکول سے واپس آنے میں بچوں کو دیر ہوجائے تو والدین پریشان ہو اُٹھتے ہیں۔ ماں باپ اپنے بچوں کی اچھی عادتوں کو سراہتے ہیں اور ان کی خوبیوں پر فخر کرتے ہیں۔ ان میں کوئی کمزوری ہو تب بھی والدین کی محبت میں کوئی کمی نہیں آتی۔ بیٹے کی خوبیاں والدین کو پسند ہوتی ہیں لیکن اولاد میں کوئی خوبی نہ ہو اور ماں باپ ان کی کمزوریوں کو نظرانداز کریں، شاعر اس بات کو مناسب نہیں سمجھتا۔

جان پہچان

اکبرؔ الہ آبادی ۱۶؍نومبر ۱۸۴۶ء کو ضلع الہ آباد کے ایک قصبے 'بارہ' میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گھر پر اپنے والد سے حاصل کی۔ وہ بچپن ہی سے بہت ذہین تھے۔ ۱۸۷۳ء میں ہائی کورٹ کا امتحان پاس کر کے وکالت کا پیشہ اختیار کیا اور ترقی کر کے جج کے عہدے پر فائز ہوئے۔ انھیں حکومت کی طرف سے 'خان بہادر' کا خطاب بھی ملا تھا۔ وہ عورتوں کی تعلیم کے زبردست حامی تھے مگر مغرب پرستی کے خلاف تھے۔ ان کی شاعری دلچسپ، طنز و مزاح سے بھرپور اور نصیحت آموز ہے۔ انھوں نے مشرقی تہذیب اور اخلاقی قدروں کی حفاظت پر زور دیا ہے۔ ۹؍ستمبر ۱۹۲۱ء کو ان کا انتقال ہوگیا۔

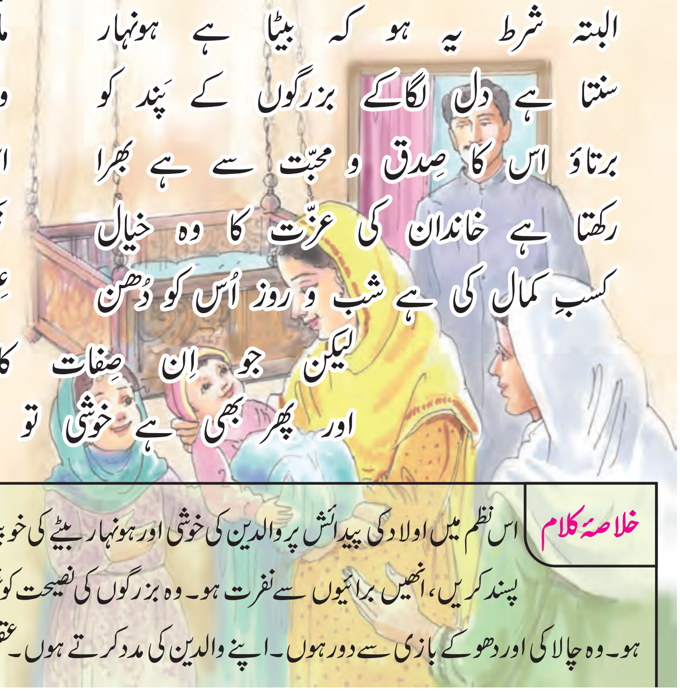

بیٹے کو لوگ کہتے ہیں آنکھوں کا نور ہے — ہے زندگی کا لطف تو دِل کا سرور ہے
گھر میں اُسی کے دم سے ہے ہر سمت روشنی — نازاں ہے اس پہ باپ تو ماں کو غرور ہے
خوش قسمتی کی اُس کو نشانی سمجھتے ہیں — کہتے ہیں یہ خدا کے کرم کا ظہور ہے
اکبرؔ بھی اِس خیال سے کرتا ہے اتّفاق — اُس کا بھی ہے یہ قول کہ ایسا ضرور ہے
البتہ شرط یہ ہو کہ بیٹا ہے ہونہار — مائل ہے نیکیوں پہ بُرائی سے دور ہے
سنتا ہے دل لگا کے بزرگوں کے پند کو — وقتِ کلام لب پہ جناب و حضور ہے
برتاؤ اس کا صِدق و محبّت سے ہے بھرا — اس میں نہ ہے فریب نہ کچھ مکر و زور ہے
رکھتا ہے خاندان کی عزّت کا وہ خیال — نیکوں کا دوست، صحبتِ بد سے نفور ہے
کسبِ کمال کی ہے شب و روز اُس کو دُھن — عِلم و ہُنر کے شوق کا دل میں وفور ہے

لیکن جو اِن صِفات کا مُطلق نہیں پتا
اور پھر بھی ہے خوشی تو خوشی کا قصور ہے

خلاصۂ کلام

اس نظم میں اولاد کی پیدائش پر والدین کی خوشی اور ہونہار بیٹے کی خوبیوں کو بیان کیا گیا ہے۔ بچوں میں یہ خوبی ہونی چاہیے کہ وہ نیکیوں کو پسند کریں، انھیں برائیوں سے نفرت ہو۔ وہ بزرگوں کی نصیحت کو غور سے سنیں اور اس پر عمل کریں۔ ان کے برتاؤ میں سچائی اور محبت ہو۔ وہ چالاکی اور دھوکے بازی سے دور ہوں۔ اپنے والدین کی مدد کرتے ہوں۔ عقلمند ہوں اور علم و ہنر میں کمال پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہوں۔

شاعر نے یہ سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ والدین اپنی اولاد کی بری عادتوں کو نظر انداز نہ کریں اور ان کی تربیت پر توجہ دیں۔ یہ خوبیاں بیٹوں کی طرح بیٹیوں میں بھی ضروری ہیں کیونکہ موجودہ زمانے میں مساواتِ مرد و زن پر زور دیا جا رہا ہے۔ اب لڑکیاں بھی تعلیم سے آراستہ ہو کر اپنے والدین اور سماج کی خدمات انجام دے رہی ہیں۔

معنی و اشارات

ہونہار	-	قابل، لائق	مائل ہونا	-	متوجہ ہونا، راغب ہونا	نفوُر	-	نفرت کرنے والا
سرُور	-	خوشی	پَند	-	نصیحت	کسبِ کمال	-	کمال حاصل کرنا
نازاں	-	ناز کرنے والا، فخر کرنے والا	وقتِ کلام	-	بات کرتے وقت	وفُور	-	زیادہ ہونا، شدّت
ظہُور	-	ظاہر ہونا	مکر و زوُر	-	دھوکا اور فریب	صفات	-	صفت کی جمع، خوبیاں
						مطلق	-	بالکل

مشق

ایک جملے میں جواب لکھیے:

۱۔ اکبرؔ الٰہ آبادی کی شاعری کی خصوصیات کیا ہیں؟

۲۔ شاعر نے اِس نظم میں کس بات کی تلقین کی ہے؟

۳۔ آنکھوں کا نور اور دل کا سرور کسے کہا گیا ہے؟

۴۔ شاعر نے کس بات کو خوشی کا قصور قرار دیا ہے؟

تفصیل سے جواب لکھیے:

نظم میں شاعر نے ہونہار بیٹے کی کن خوبیوں کا ذکر کیا ہے؟

تلاش و جستجو

نظم کی مدد سے درج ذیل فقروں کے لیے ایک لفظ لکھیے:

۱۔ ناز کرنے والا　　۲۔ لائق یا قابل

۳۔ نفرت کرنے والا

نقل نویسی

نظم کی مدد سے نیچے دیے ہوئے بیانات سے ملتے جلتے مفہوم والے اشعار لکھیے۔

۱۔ والدین اپنی اولاد پر فخر کرتے ہیں۔

۲۔ اس کے دوست نیک ہیں اور اسے بُرے لوگوں سے نفرت ہے۔

۳۔ علم و ہنر میں کمال حاصل کرنے کی دُھن اُس کے سر پر سوار ہے۔

غور کرکے بتائیے

اس نظم کی روشنی میں بتائیے کہ آپ کے ایسے کون سے کام ہیں جن سے آپ کے والدین خوش ہوتے ہیں۔

سرگرمی/منصوبہ:

بات سے بات چلے

۱۔ اپنے والدین اور خاندان کے بزرگوں کی خوبیوں پر دوستوں سے بات چیت کیجیے۔

۲۔ عورتوں نے مختلف پیشوں میں مہارت حاصل کی ہے۔ ان کے تعلق سے اپنے استاد/سرپرستوں سے معلومات حاصل کیجیے۔

4AQ7SS